ابو بنتین محمد فراز عطاری مدنی

 Faraz Attari Madani

بارش اور گرج چمک

وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖۚ وَ یُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِۚ وَهُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِؕ

ترجمۂ کنز العرفان: اور رعد اس کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہے اور اس کے خوف سے فرشتے بھی (تسبیح کرتے ہیں) اور وہ کڑک بھیجتا ہے تو اسے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے حالانکہ وہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور وہ سخت پکڑنے والا ہے۔

(سورۃ الرعد، آیت 13)

Faraz Attari Madani

تفسیر صراط الجنان

گرج یعنی بادل سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق، قادر، ہر نقص سے پاک ذات کے وجود کی دلیل ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ رَعد کی تسبیح سے یہ مراد ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ پاک کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پرمامور ہے، وہ اس کو چلاتا ہے اور بادل سے جو آواز سنی جاتی ہے وہ رعد نامی فرشتے کی تسبیح ہے۔

Faraz Attari Madani

گرج کی آواز سن کر کئے جانے والے عمل

یاد رہے کہ گرج اور کڑک کی آواز اللہ پاک کی طرف سے ایک وعید ہے لہٰذا جب اس کی آواز سنیں تو اپنی دنیوی گفتگو روک کر اللہ پاک کے ذکر میں مشغول ہو جائیں اور اللہ پاک کے عذاب سے اس کی پناہ مانگیں۔

بارش اور گرج چمک

1- حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب گرج کی آواز سنتے تو آپ گفتگو چھوڑ کر یہ آیت پڑھتے "وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ" پھر فرماتے: بے شک یہ زمین والوں کے لئے شدید وعید ہے۔

(سنن الکبری للبیہقی)

Faraz Attari Madani

2- حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ،جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے ''اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ'' یعنی اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے نہ مارنا اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کرنا اور ہمیں اپنا عذاب نازل ہونے سے پہلے عافیت عطا فرما۔ (ترمذی)

3- حضرت عبد اللہ ابن عباس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تم گرج کی آواز سنو تو اللہ پاک کا ذکر کرنا شروع کر دو کیونکہ یہ ذکر کرنے والے کو نہیں پہنچتی۔ (معجم الکبیر)

(ملتقطا: تفسیر صراط الجنان، ج 5)